سیّد رئیس احمد جعفری شخصیت اور فن

سیّد رئیس احمد جعفری مرحوم و مغفور ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ لاہور کے تقریباً بارہ سال تک رکن رکین رہے۔ اس عرصے میں انھوں نے ادارہ کے لیے متعدد کتابیں تصنیف کیں، جن کی کہ اپنی ایک مستقل علمی حیثیت ہے۔ مرحوم ایک جامع الحیثیات مصنّف تھے۔ چنانچہ انھوں نے قریب قریب ہر موضوع پر خواہ وہ خالص دینی ہو یا فقہی، تاریخی ہو یا سوانحی، علم الکلام ہو یا علم الحدیث، شعر و ادب ہو یا تنقید، اور افسانہ ہو یا ناول، سو سے زیادہ کتابیں لکھیں، جن میں سے بعض کافی ضخیم ہیں اور جہاں تک ادبی و علمی رسائل میں مرحوم کے شائع شدہ مضامین کا تعلق ہے ان کی تعداد بھی کچھ کم نہیں غرض جعفری صاحب تصنیف و تالیف میں اس دور کے نابغہ تھے۔ اور ان کا قلم ہر موضوع پر اس تیزی سے چلتا تھا کہ اُن کے معاصرین میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔

افسوس ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو انھیں دل کا شدید دورہ پڑا، جو جان لیوا ثابت ہوا اور وہ انتقال فرما گئے۔

زیرِ نظر کتاب "سیّد رئیس احمد جعفری شخصیت اور فن" مرحوم کی بیوہ بیگم آفتاب رئیس احمد جعفری نے شائع کی ہے۔ اس میں جعفری صاحب کے سوانحِ حیات ہیں اور ان کی علمی و تصنیفی زندگی کے تمام پہلوؤں کا مفصّل بیان ہے۔ کتاب میں مرحوم کی آپ بیتی کا "ایک ورق" بھی ہے وہ اپنی آپ بیتی لکھ رہے تھے لیکن افسوس اُسے وہ مکمل نہ کر سکے۔ یہ "ایک ورق" بڑا دلچسپ ہے اور ان کی بچپن کی زندگی کا ایک دلچسپ مرقع پیش کرتا ہے۔

کتاب میں مرحوم کی "شخصیت و کردار" اور "فکر و فن" پر مشہور اہلِ قلم کے بڑے وقیع مضامین ہیں، جن میں مالک رام، ڈاکٹر وحید قریشی، مولانا عبدالسلام ندوائی، ڈاکٹر سید عبداللہ، ہاشم رضا اور رفیق خاور کے مضامین خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ باب "تذکار و تاثرات" کے تحت دوستوں اور قدر دانوں کے تاثرات درج ہیں۔ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کے بھائی مولانا ابوالخیر مودودی نے مرحوم کے بارے میں اپنا تاثر یوں بیان کیا ہے: "جعفری صاحب نفیس آدمی تھے۔ بہت نفیس۔ باخبر تھے اتنے باخبر کہ نوافل قسم کی دست گیریوں کو بھی فرض بنا لیا تھا۔" کتاب بڑے اہتمام سے چھپی ہے۔ ضخامت ۲۸۰ صفحات۔ قیمت آٹھ روپے

ناشر:- رئیس احمد جعفری اکیڈمی ۹/۱ علی گڑھ ہاؤسنگ سوسائٹی منگھو پیر روڈ، کراچی ۱۶